

دوسری ہی سہی -

دوسری جگہ مرزا نے اس سے ملتا جلتا شعر کہا ہے -

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق

نوحہ غم ہی سہی، نغمہ شادی نہ سہی

لیکن واضح ہو کہ زیر غور شعر میں نوحہ ہائے غم نہیں، نغمہ ہائے غم ہی کہا، یعنی

دونوں اصلاً نغمے ہیں۔ ایک مسرت پیدا کرتا ہے، دوسرا غم۔ پھر یہاں گھر کی رونق

پیش نظر نہ تھی، بلکہ ساز ہستی کا بے صدا ہو جانا پیش نظر تھا۔ لہذا جو کچھ بھی نصیب

ہو، اسی کو غنیمت سمجھنا ضروری ہو گیا۔

۵۔ شرح : اے غالب! میرے سراپا ناز محبوب کا طریقہ تو یہ نہیں کہ

دھول دھپتے سے کام لے اور زرد و کوب تک نوبت پہنچائے، مصیبت یہ پیش آئی

کہ ہمیں سے ایک روز دست درازی میں پہل ہو گئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا، اب اُسے

برداشت ہی کرنا ہو گا، شکوہ شکایت سے کچھ نہیں بن سکتا۔



ہم پر، جفا سے، ترکِ وفا کا گماں نہیں

اک چھپرے ہے، وگرنہ مراد امتحاں نہیں

کس منہ سے شکر کیجیے، اس لطفِ خاص کا

پُرسش ہے اور پائے سخن درمیاں نہیں

ہم کو ستم عزیز، ستم گر کو ستم عزیز

نامہرباں نہیں ہے، اگر مہرباں نہیں

۱۔ شرح : محبوب

ہم پر جفا کر رہا ہے تو اس

کا مطلب یہ ہے کہ اسے

ہمارے سچے عشق پر پورا

بھروسا ہے اور خیال بھی

نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی صورت

میں وفا چھوڑ دیں گے اور اس

سے رشتہ توڑ لیں گے۔ اسی

یقین نے اسے بے پروا بنا